

Name:

Muhammad Asadkhan

2nd year

Roll No.

Subject:

Islamiat

Test No.

Date:

21-11-2024

A	B	C	D	A	B	C	D	A	B	C	D	A	B	C	D
1				6				11				16			
2				7				12				17			
3				8				13				18			
4				9				14				19			
5				10				15				20			

Marks Obtained

اسلامیات :-

سوال نمبر 2 :-

جواب نمبر (نا) :-

زکوٰۃ کے لغوی معنی پاک کرنے کے ہیں۔
جو انسان زکوٰۃ ادا کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ
کے حکم کے مطابق نہ صرف اپنے مال
کو پاک کر لیتا ہے بلکہ اس ذریعے سے
اپنے دل کو بھی دولت کی بوس سے پاک
کرتا ہے اور دولت کے مقابلے میں اس
رب کی محبت کو اپنے دل میں جگہ دیتا ہے۔

جواب نمبر (منا) :-

چ ۹ پھر ی کو فرض ہوا۔ لغوی
معنی قہقہہ کرنا۔ ارادہ کرنا زیادت
کرنا۔ اس ہر دیر سے کہ جامع عبادت
اللہ تعالیٰ کی خاطر فرض کی گئی ہے۔
محفوض امام میں محفوض من افعال
کو سراخا قر دینا چ کہلاتا ہے۔

جواب نمبر (۱۱۱) :-

سونے کا نصاب ساڑھے سات ٹو لے
اور چاندی کا نصاب ساڑھے بارہ
ٹو لے تحریر کیا گیا ہے۔

تفیلی جواب دیں :-

(۱)

معارف زکوٰۃ :-

تقسیم زکوٰۃ کی صوات ملی
اللہ تعالیٰ نے خود متعین فرمادی ہیں۔
اللہ تعالیٰ عاقر صاں ہے۔
بے شک زکوٰۃ تو

صرف فقرا اور مسکینوں اور اس کی
تحقیق و تقسیم پر مامور کارکنان اور
ان کے لیے پیدہ جن کی تالیف قلب مطلوب
ہو اور غلاموں کی آزادی میں اور
قرض داروں اور اللہ کی راہ میں
مسافروں کے لیے ہے۔ اللہ کی طرف
سے قرض نئے اور اللہ خوب جائز و الا
بڑی حکمت والا ہے۔

۱ ان تنگ دست لوگوں کی اعانت جن کے پاس کچھ
۲ ان لوگوں کی اعانت جو زندگی کی بنیادی ضرورتوں
لے مروجہ ہیں۔

۳ زکوٰۃ وصولی پر متعین عملے کی تنخواہیں
۴ ان لوگوں کی اعانت جو نو مسلم ہیں
تاکہ ان کی تالیف قلب ہو سکے۔



- 15) غلاموں اور ان لوگوں کو آزاد کرنے
کے مصارف جو قید و بند میں ہوں -
16) اسے لوگوں کے قرضوں کی ادائیگی جو
تا دار ہوں -
زکوٰۃ کے فائدے :-

معاشرتی فوائد :-

جو کہ سودی نظام معیشت
میں محنت کے مفائد میں سرمایہ کی افادیت
کے زیادہ سے اس لیے محنت کش اور کارکنوں
کے طبقہ مسلسل غریب سے غریب تر
ہو جا رہا ہے۔ اور سرمایہ دار مختلف
طریقوں سے اس کی دولت بٹھا رہا
ہو جاتا ہے۔ اس طرح معاشرتی نظام
مفلوج ہو کر رہ جاتا ہے۔ زکوٰۃ اس
صورت کا بہترین حل ہے۔

معاشری فوائد :-

معاشری میں دولت
کی وہی حیثیت ہوئی ہے جو انسانی جسم
میں خون کی۔ اگر یہ سارا خون
دل یعنی مالدار طبقے میں جمع ہو جائے
تو پورے انسان کے جسم (یعنی معاشرے) کو
مفلوج کر دینے کے ساتھ ساتھ خود دل
کے لیے بھی مضر ثابت ہو گا۔ اگر ایک
طرف مفلس طبقہ ناداری کے مصائب
سے دوچار ہو گا تو دوسری طرف
صاحبِ ثروت طبقہ دولت کی فراوانی
سے بیمار ہوئے والے اخلاقی امراض
مثلاً ہنسنا سنا، آرام کو نشی اور فکر
آخرت سے غفلت سفادی کا شکار
ہو جائے گا۔